بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سیدِ عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب ”تحقیقات“ کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد دوم

از قلم

پاسبانِ عظمتِ حبیبِ رحمان

مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی

بارک اللہ لہ وعلیہ وفیہ وکل مالہ

صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز کراچی

اعتبارات سے آپ ہی کو کہیں "القلم" اور کہیں "العقل" اور کہیں "نور" سے تعبیر کیا گیا ہے جب کہ نور سے تعبیر کیا جانا آپ کے نبی ہونے کے اعتبار سے ہے یعنی اوّلُ ما خلق اللہ نوری کا مفاد یہ ہے کہ حضور نبوت میں سب سے اوّل ہیں ﷺ۔ جب کہ یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ نبی سے نبوت کو سلب کر لیا جائے یا اس سے اسے معزول و معطل کر دیا جائے شرعاً ہرگز درست نہیں۔ بناءً علیہ حضرت میر سید بغیر انقطاع آپ ﷺ کی نبوت کے قائل ہوئے اور ان کا عقیدہ بھی یہی ہوا کہ سرکار ﷺ اعلان نبوت سے پہلے بھی نبی تھے۔

نیز اس کی وضاحت "نبی" کی تعریف سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے لکھی ہے۔ عبارت گزشتہ صفحات میں ان کی کتاب "التعریفات" کے حوالہ سے پیش کی جا چکی ہے۔ مزید ملاحظہ ہو شرح المقاصد جلد ۵ صفحہ ۵ حاشیہ نمبر ۱ طبع ایران مطبوعہ ۱۹۸۹ء۔ لفظہ: "قال الشریف الجرجانی النبی من اوحی الیه بملك او الهم فی قلبه اونبه بالرؤیا الصالحة فالرسول افضل بالوحی الخاص الذی فوق وحی النبوة لان الرسول هو من اوحی الیه جبریل خاصة بتنزیل الکتاب من اللہ تعالیٰ"۔ خلاصہ یہ کہ نبی کے لیے بنوع ما وحی کا ہونا کافی ہے رسول کے لیے جبریل علیہ السلام کا بصورت کتاب الٰہی وحی لانا ضروری ہے۔

اسی طرح علامہ پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت بھی نبی و رسول کی بحث میں ہم پہلے لکھ آئے ہیں: "قول الجمهور "ان النبی اعم" نیز "الرسول من یأتیه الملك والنبی یجوز ان یأتیه الوحی بوجه اٰخر من الهام اومنام" یعنی رسول ﷺ کے لیے تبلیغ اور وحی ملک لازم اور نبی کے لیے کسی طرح سے وحی کا آنا کافی ہے القائی ہو خواہ منامی (نبراس، صفحہ ۵۴، ۵۵) جو مانحن فیه کی دلیل اور ہماری مؤید ہے۔

خلاصہ یہ کہ ان حضرات کے بارے میں مصنف تحقیقات کا یہ تأثر دینا کہ وہ آپ ﷺ کی چالیس سال کی عمر شریف تک آپ کی نبوت کے قائل نہیں تھے، بالکل غلط ہے بناءً علیہ حضرت میر سید کا ان الفاظ سے مقصود محض عبارت المواقف کے مفہوم کو واضح کرنا ہے اپنا عقیدہ ہونے کو بیان کرنا ہرگز مقصود نہیں علیٰ ہذا القیاس عبارت حاشیہ النبراس لمولانا برخوردار

یونہی علامہ پرہاروی بھی (حق یہ ہے کہ) اس عبارت کو محض جمع اقوال کے طور پر لائے ہیں جیسا کہ اس کتاب میں ان کا معمول ہے کہ وہ تقریباً ہر ہر مسئلہ میں پائے جانے والے متعدد اقوال کو لاتے اور مباحث کی فہرست پیش فرماتے ہیں، اپنے عقیدہ کے طور پر نہیں لائے (لما مر)۔

جب کہ پیش نظر مقام پر اس کی تصریح بھی انہوں نے فرما دی ہے۔ چنانچہ مضمون ہٰذا کو لانے سے پہلے لکھا ہے: "وبقی فی هذاالمقام ابحاث شریفة" (النبراس، صفحہ ۴۲۹) پھر اسے وہ لائے بھی صیغہ تمریض